ا۔ اس طرح کہ اس پر ناصح کی نصیحت اثر نہ کرے اور آنکھوں سے اللہ کی آیتیں دیکھ نہ سکے اور کانوں سے رب کا کلام سن نہ سکے اور ممکن ہے کہ اس آیت کے ظاہری معنی ہی مراد ہوں۔ ۲۔ یعنی کوئی نہیں لا سکتا۔ طبیب کی دوا' بزرگوں کی دعا بھی رب کی مرضی سے ہی اثر کرتی ہے۔ یہ چیزیں اسباب ہیں ۳۔ ظالم سے کافر مراد ہیں۔ یعنی عذاب الٰہی صرف کافروں کو ہلاک کرنے کے لئے آتا ہے۔ جانوروں یا بعض بے قصور لوگوں کا اس میں مرجانا ان کے لئے عذاب نہیں بلکہ صالحین کے اس کے عوض درجات بلند کر دیئے جائیں گے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ خیال رہے کہ اس عذاب سے مراد ظاہری عذاب ہے جو گزشتہ امتوں پر آتے تھے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ
تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اللہ تمہارے کان آنکھ لے لے اور تمہارے دلوں
عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ
پر مہر کر دے تو اللہ کے سوا کون خدا ہے کہ تمہیں یہ چیزیں لا دے دیکھو ہم کس کس
نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ
رنگ سے آیتیں بیان کرتے ہیں پھر وہ منہ پھیر لیتے ہیں تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو
اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ
اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے اچانک یا کھلم کھلا تو کون تباہ ہوگا
اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ
سوائے ظالموں کے اور ہم نہیں بھیجتے رسولوں کو

اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا
مگر خوشی اور ڈر سناتے تو جو ایمان لائے اور سنورے ان کو نہ کچھ
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
اندیشہ نہ کچھ غم اور جنہوں نے ہماری آیتیں
بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ
جھٹلائیں انہیں عذاب پہنچے گا بدلہ ان کی بے حکمی کا تم فرما دو
لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ
میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہوں کہ میں آپ غیب جان
وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ؕ قُلْ
لیتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو اسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی آتی ہے تم
هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع ۵
فرماؤ کیا برابر ہو جائیں گے اندھے اور انکھیارے تو کیا تم غور نہیں کرتے

عذاب باطنی جیسے نااتفاقی' قحط' قتل و غارت۔ یہ گناہوں سے بھی آجاتے ہیں ۴۔ رب کی رحمت کی خوشخبری دینا' عذاب سے ڈرانا حضور کی بھی صفت ہے۔ مگر آئندہ آنے والے نبی کی خوشخبری دینا انبیاء کرام کی صفت تھی' ہمارے حضور کی صفت نہیں۔ کیونکہ آپ آخری نبی ہیں۔ خیال رہے کہ جب بشارت نذارت کے ساتھ جمع ہو تو اس سے رحمت کی خوشخبری مراد ہوتی ہے۔ ۵۔ یہاں بے حکمی سے مراد کفر ہے۔ اور عذاب سے مراد دوزخ کا دائمی عذاب ہے' اس سے معلوم ہوا کہ کفار کے فوت شدہ بچوں کو آخرت میں عذاب نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ عذاب کفر و فسق کا نتیجہ ہے اور ان بچوں سے یہ صادر نہ ہوا۔ ۶۔ شان نزول۔ کفار عرب حضور سے عرض کرتے تھے کہ اگر آپ سچے نبی ہیں تو ہم کو مال و دولت دیجئے۔ پہاڑوں کو سونا بنا دیجئے۔ آئندہ چیزوں کے بھاؤ بتا دیجئے۔ ان کے جواب میں یہ آیات آئیں جن میں فرمایا گیا کہ میں نے دعویٰ نبوت کیا ہے نہ کہ ان چیزوں کا دعویٰ۔ وہ یہ بھی کہتے تھے کہ اگر آپ نبی ہیں تو نکاح کیوں کرتے ہیں۔ جواب میں ارشاد ہوا کہ نکاح نہ کرنا فرشتوں کے لئے ضروری ہے نہ کہ نبی کے لئے ۷۔ اس میں دعویٰ کی نفی ہے' خزانہ پاس ہونے کی نفی نہیں۔ حضور نے فرمایا۔ اُوْتِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ رب نے فرمایا۔ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ اسی طرح علم غیب کے دعویٰ کی نفی ہے نہ کہ علم غیب کی۔ اسی لئے مقولہ تین اور اقول دو ہیں۔ انی ملک میں قول مقولہ دونوں کی نفی اور اس سے پہلے قول کی نفی اور مقولے کا ثبوت ہے۔ یعنی نہ میں فرشتہ ہوں نہ فرشتہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہوں۔ باقی دو میں صرف قول کی نفی کہ میرے پاس خزائن الٰہیہ ہیں اور مجھے رب نے علوم غیبیہ بخشے مگر میں یہ دعویٰ نہیں کرتا ۸۔ یعنی میں تم کو وہی دوں گا اور وہ بتاؤں گا جس کی مجھے رب کی طرف سے اجازت ہوگی۔ چنانچہ حضور نے باذن الٰہی قیامت تک کے سارے حالات صحابہ کرام کو ایک مجلس میں بتا دیئے اور لوگوں کو غنی کر دیا۔ رب فرماتا ہے۔ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ اس سے حضور کی ملکیت اور علم عطائی کا ثبوت ہوا۔ حضرت ربیعہ کو جنت عطا فرمائی۔ دیکھو مسلم شریف۔ ۹۔ معجزات میں غور کرنا اور نبی کی شان معلوم کرنا مومن کا کام ہے۔ اس میں اندھا رہنا کافر کا کام۔